

## 1916-قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات

سوال

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ کیا ہم حساب وکتاب کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریں گے؟

پسندیدہ جواب

کتاب اللہ اور سنت نبویہ میں شرعی دلائل سے یہ ثابت ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے آسمانوں کے اوپر عرش پر مستوی ہے جس طرح اس کی عظمت و جلال کے شایان شان جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(رحم عرش پر مستوی ہے) اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لئے سوال نمبر 992، یحییں

رہی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنا اور ملاقات کرنا تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات موت کے بعد اور قیامت کے دن بھی ہو گی لیکن اللہ تعالیٰ کو صرف قیامت کے دن ہی دیکھا جا سکے گا۔

موت کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے متعلق صحیح بخاری میں حدیث وارد ہے امام بخاری رحمہ اللہ اباری نے صحیح بخاری میں باب باندھا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا تو اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اس کے بعد مندرجہ ذیل حدیث درج فرمائی ہے :

عبدہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا یا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوج نے فرمایا ہم تو موت کو ناپسند کرتی ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یہ بات نہیں لیکن جب مومن کی موت قریب آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور کرم کی خوشخبری سنائی جاتی تو اس کے نزدیک جو کچھ آگے ہے اس سے زیادہ پسند کوئی چیز نہیں ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور بیشک کافر کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی خبر دی جاتی ہے تو اسے اس زیادہ ناپسند کوئی چیز نہیں ہوتی جو کچھ اس کے آگے ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر 6026

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (تو اس کے نزدیک جو کچھ آگے ہے اس سے زیادہ پسند کوئی چیز نہیں ہوتی) یعنی موت کے بعد جس کا وہ سامنا کرے گا۔

مسلم اور نسانی نے شریح بن ہانی سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ میں نے ایک حدیث سنی ہے اگر تو ایسے ہی ہے تو ہم ہلاک ہو گئے پھر اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو کہ موت کو ناپسند نہ کرتا ہو تو عائشہ رضی اللہ عنہا فرمائے لگیں ایسا نہیں ہے جیسا کہ آپ سوچ رہے ہیں لیکن جب آنکھیں اور اٹھ جائیں یعنی قریب الموت شخص اپنی آنکھیں اوپر کو کھول دے اور اسے جھپکے نہ اور سینہ کھڑکھڑ آتے گھنٹوں والے یعنی روح سینہ میں متعدد ہو اور جھمڑا سمٹ کر سخت ہو جائے اور اس میں کچھ اپیدا ہو جائے یعنی اکٹھی ہو جائے اور یہ سب حالیں قریب الموت شخص کی ہوتی ہیں۔

خطابی کا کہنا ہے کہ : القاء کی نویت کی ہوگی کچھ تو آئے سامنے ہوگی اور کچھ بعث ہے فرمان باری تعالیٰ ہے (وہ لوگ جنوں نے ہماری ملاقات کو جھٹلایا) اور موت بھی ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے (جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی امید رکھتا ہے تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت آئے والا ہے) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان (کہ دیجئے جس موت سے تم بھاگ رہے ہو وہ تم سے ملاقات کرنے والی ہے)

اور حدیث میں مذکور اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے مراد موت نہیں ہے اس کی دلیل دوسری روایت میں ہے (اور موت اللہ تعالیٰ کی لقاء سے پہلے ہے) توجہ موت اللہ تعالیٰ سے لقاء کا وسیلہ تھی اسے اللہ تعالیٰ لقاء سے تغیر کر دیا گیا۔

اور ابو عبیدہ بن سلام کا قول ہے کہ : (یعنی حدیث سے مقصود) موت سے کراہت اور اس کی شدت مراد نہیں کیونکہ اس سے توکوئی نہیں نج سختا لیکن مذمت والی یہ چیز ہے کہ دنیا اور اس کی طرف مائل ہونے کو ترجیح دینا اور اللہ تعالیٰ اور دار آخرت میں جانے سے کراہیت محسوس کرنا ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ تو اس سے یہ واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر یہ عیب لگایا ہے جو کہ دنیا کی زندگی سے محبت کرتی ہے (بے شک وہ لوگ جو کہ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی ہو گے اور اس پر اطمینان کر بیٹھے ہیں)

اور امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

حدیث کا معنی یہ ہے کہ شرعی طور پر جس محبت اور کراہت حالت نزع میں ہو جس وقت کہ توبہ بھی قبول نہیں ہوتی کیونکہ قریب الموت شخص کو یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ کماں جانے والا ہے اور اس کا کیا حال ہو گا۔

اور حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ صحت کی حالت میں زندگی کو ان نعمتوں پر ترجیح دینا جو کہ موت کے بعد آخرت میں اسے ملنی ہیں جو اس موت کو مانپسند کرتا ہے اسے مذموم کہا گیا ہے اور جو اس موت کو اس لئے ناپسند کرتا ہے کہ اس کا موانعہ کیا جائے گا۔

مثلاً وہ اعمال کے اعتبار سے ناقص ہو اور اس نے موت کی تیاری نہیں کی کہ وہ اس ضرر اور نقصان سے بچ سکے اور اللہ تعالیٰ کے فرائض کو ادا کر سکے تو یہ شخص معذور ہے لیکن جس کی یہ حالت ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی تیاری میں جلدی کرے تاکہ جب موت کا وقت آئے تو وہ اسے ناپسند نہ کرے بلکہ موت کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے لئے اس موت کو پسند کرے۔

اور مندرجہ بالا حدیث میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دنیا میں کوئی بھی زندہ شخص نہیں دیکھ سختا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا اور یہ رویت مومنوں کے لئے موت کے بعد ہوگی جو کہ اس قول سے مانو ہے (اور موت اللہ تعالیٰ کی لقاء سے پہلے ہے)

صحیح مسلم میں اس سے بھی صراحة کے ساتھ یہ بات موجود ہے :

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی اور مرفوع حدیث میں ذکر ہے کہ : (آپ کو علم ہونا چاہئے کہ تم موت سے قبل اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے)

اور یہی یہ بات کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھنا اور ملاقات تو ثابت ہے اور اس کے بہت سے دلائل ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے :

(اس روز بہت سے چھرے تروتازہ اور بارونت ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ :

(لوگ کہنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے ؟ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا اگر چو دیوبون کا چاند طلوع ہوا اور اس کے آگے کوئی بادل وغیرہ نہ ہوں تو آپ اسے دیکھنے میں کوئی مشکل ہوتی ہے ؟ تو صحابہ کہنے لگے نہیں تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھو گے) صحیح بخاری

حدیث نمبر 764

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ملے تو ہم سے راضی ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں باذل فرمائے آمین

واللہ اعلم.